Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2(April-June, 2025)

ISSN: (2311-6552)

Published:
June 28, 2025

The Religious Struggle of Khanqah Kharipar Sharif: A Research Study

خانقاہ کھرےپڑ شریف کی دینی جدوجہد ایک تحقیقی مطالعہ

Muhammad Zia Mustafa
MS Scholar, Chaudhary Abdul Khaliq Center for Contemporary Islamic Sciences (CAKCCIS) The Superior University, Lahore
Email: ziaa19956@gmail.com

Muhammad Waheed U Zaman
Lecturer, Chaudhary Abdul Khaliq Center for Contemporary Islamic Sciences (CAKCCIS) The Superior University, Lahore
Email: Waheed.zaman@superior.edu.pk

Abstract

Khanqahs have historically played a vital role in the preservation, dissemination, and practice of Sufi traditions and broader Islamic teachings across the Muslim world. These spiritual centers were not only places of worship and remembrance of Allah but also hubs of moral training, social harmony, and religious education. In the context of Pakistan, Khanqah Kharipar Sharif stands out as a prominent and influential khanqah that has been serving religious, social, and educational purposes for several centuries. Rooted in the Qadri Sufi order, this khanqah has consistently emphasized spiritual purification, devotion to Allah, and adherence to Islamic principles. The religious activities of Khanqah Kharipar Sharif were not confined to spiritual training and public awareness alone. Rather, the institution played a significant role in social reform by promoting ethical conduct, communal harmony, and compassion among the masses. It also contributed meaningfully to the teaching of Islamic jurisprudence (Fiqh) and Sufism, thereby bridging the gap between outward religious practices and inward spiritual development. Through sermons, spiritual gatherings, and educational initiatives, the khanqah helped instill Islamic values such as patience, tolerance, justice, and service to humanity. The founders and successive custodians of Khanqah Kharipar Sharif played a crucial role in sustaining its mission. Their leadership, scholarship, and spiritual authority attracted followers from various regions, enhancing the khanqah’s influence and reach. The purpose of this research study is to critically analyze the religious activities of Khanqah Kharipar Sharif, examine the roles of its founders and followers, and assess its social and religious impact, in order to develop a comprehensive

understanding of its historical significance and enduring contributions to Islamic society.

Keywords: Khanqah Kharipar Sharif, Sufi Traditions, Islamic Teachings, Religious Activities, Spiritual Training, Social Reform, Jurisprudence and Sufism, Islamic Values, Historical Significance, Religious Contributions

تمہید

خانقاہیں صوفیانہ روایات اور اسلامی تعلیمات کے فروغ میں اہم کردار ادا کرتی رہی ہیں۔ پاکستان میں خانقاہ کھرےپڑ شریف ایک ایسی معروف خانقاہ ہے جس نے کئی دہائیوں سے مذہبی، سماجی اور تعلیمی خدمات انجام دی ہیں۔ اس کی دینی جدوجہد نہ صرف روحانی تربیت اور عوامی آگاہی تک محدود رہی، بلکہ اس نے معاشرتی اصلاح، فقہ و تصوف کی تعلیم اور اسلامی اقدار کے فروغ میں بھی نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ اس تحقیقی مطالعے کا مقصد خانقاہ کھرےپڑ شریف کی دینی سرگرمیوں، اس کے مؤسسین اور پیروکاروں کے کردار، اور معاشرتی و مذہبی اثرات کا تجزیہ کرنا ہے تاکہ اس ادارے کی تاریخی اہمیت اور دینی خدمات کا جامع ادراک حاصل کیا جاسکے۔

خانقاہیں اسلامی تاریخ میں روحانی، تعلیمی اور سماجی مراکز کے طور پر اہم کردار ادا کرتی رہی ہیں۔ یہ ادارے نہ صرف صوفیانہ تعلیمات کے فروغ کے لیے قائم کیے گئے بلکہ انہوں نے معاشرتی اصلاح، عوامی تربیت، اور دینی شعور بیدار کرنے میں بھی نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ پاکستان میں واقع خانقاہ کھرےپڑ شریف ایک ایسا معروف مرکز ہے جس نے تقریباً ایک صدی سے اپنے دینی، سماجی اور تعلیمی مشن کو جاری رکھا ہوا ہے۔ خانقاہ کھرےپڑ شریف کی دینی جدوجہد متعدد جہتوں پر مشتمل ہے۔ اس نے روحانی تربیت کے ذریعے عوام کی اخلاقی اور روحانی اصلاح کی کوشش کی، صوفیانہ تعلیمات کو عام کرنے کے لیے مجالس اور دروس کا انعقاد کیا، اور اسلامی فقہ و تصوف کے اصولوں کی روشنی میں معاشرتی اصلاح کی راہنمائی فراہم کی۔ اس کے علاوہ، یہ خانقاہ عوامی شعور بیدار کرنے، اخلاقی اقدار کی ترویج، اور اسلامی معاشرتی تعلیمات کے فروغ میں بھی فعال رہی ہے۔

خانقاہوں کی تاریخی اہمیت اور اسلامی معاشرت میں ان کا کردار:

خانقاہ اس روحانی فضا کا نام ہے جہاں الفاظ کے بجائے کیفیت کو، اور رسمی علم کے مقابلے میں باطنی شعور کو اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ اس ماحول میں دلوں کو بیدار کیا جاتا ہے، نفس کی سرکشی کو قابو میں لایا جاتا ہے اور محبتِ الٰہی کی پوشیدہ چنگاری کو روشن شعور میں بدل دیا جاتا ہے۔ خانقاہ محض عبادت کی جگہ، تعلیمی ادارہ یا شاہی دربار نہیں، بلکہ ان سب کا حسین امتزاج ہے جہاں روحانی تربیت کا مکمل اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہاں مرشدِ کامل اپنے فیض سے دلوں کی گرہیں

کھولتا ہے، کم گوئی اختیار کرتا ہے مگر اس کی نظر خود زبان بن جاتی ہے۔ اس مقام پر ذکر اشکوں میں ڈھل جاتا ہے، مراقبہ معرفت کا ذریعہ بنتا ہے اور خلوت رب سے قرب کی راہ ہموار کرتی ہے۔ خانقاہ کا مقصد صرف نفس کی اصلاح تک محدود نہیں، بلکہ بندگی کے سلیقے سکھانا اور رضا و تسلیم کے اس راستے کی طرف رہنمائی کرنا ہے جہاں سالک اپنی خواہشات کو چھوڑ کر اپنے رب کے رنگ میں رنگا جاتا ہے۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں فقر کی وہ کیفیت جنم لیتی ہے جس کے سامنے دنیا کی بڑی سے بڑی سلطنت اور اقتدار بھی بے معنی ہو کر رہ جاتے ہیں۔[1]

خانقاہ کے تصور کی جڑیں اس احساس میں پیوست ہیں کہ دنیا کے شور و ہنگامے کے بیچ انسان کو ایک ایسے پر سکون گوشے کی ضرورت ہوتی ہے جہاں وہ اپنے باطن سے رابطہ قائم کر سکے۔ یہ فکر اسی وقت جنم لینے لگی جب نبی اکرم ﷺ کے غارِ حرا میں گزارے گئے لمحات سے نورِ ہدایت پھوٹا اور انسان کے اندرونی جہاد کی بنیاد رکھی گئی۔ نبوی تربیت کے زیرِ سایہ جب دلوں کو زندگی ملی تو روحانی پاکیزگی اور تصوف کی سمت سفر بھی خاموشی سے آگے بڑھتا رہا۔ عہدِ خلفائے راشدین میں ایک طرف نظامِ عدل، علم کی اشاعت اور عملی جدوجہد نمایاں رہی، تو دوسری جانب نفوس کی اصلاح اور دلوں کی صفائی کا عمل بھی پوری سنجیدگی سے جاری رہا۔ یہی روحانی روش بعد میں تابعین اور تبع تابعین تک منتقل ہوئی اور صوفیائے کرام کی محفلوں میں پہنچ کر ایک منظم اور روشن روایت کی صورت اختیار کر گئی۔

جب اسلامی فتوحات کا حلقہ پھیلتا گیا اور مسلم ریاستوں کی حدود وسیع ہوتی چلی گئیں تو اسی دور میں خانقاہیں ایک مستقل اور منظم روحانی نظام کی صورت میں سامنے آئیں۔ یہ مقامات آہستہ آہستہ دلوں کی اصلاح، باطن کی بیداری اور روحانی تربیت کا مرکز بنتے گئے۔ خانقاہی نظام نے طویل عرصے تک امتِ مسلمہ کے فکر و عمل پر گہرا اثر ڈالا، نفس کی سرکشی کو اعتدال میں رکھا اور دلوں کو صداقت اور اخلاص کی خوشبو سے مہکایا۔ یہ روحانی ادارے نہ تو سیاسی سرگرمیوں کا محور تھے اور نہ معاشی مفادات کا گڑھ، بلکہ ایسے تربیتی مراکز تھے جہاں آنے والے کو اپنے خالق سے تعلق جوڑنے اور بندگی کا شعور حاصل کرنے کا راستہ دکھایا جاتا تھا۔[2]

چاہے بصرہ کی سرزمین ہو جہاں حضرت حسن بصری اور امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہما کے فیوض و برکات سے دلوں کو روشنی ملی، یا بغداد ہو جہاں حضرت معروف کرخی اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہما کی روحانی محافل نے سلوک کی راہیں متعین کیں؛ نیشاپور میں حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا

[1]۔ ڈاکٹر سید رشید الحسن، خانقاہیں، حیدر آباد: اعجاز پریس، ص: ۳۵

[2]۔ ڈاکٹر سید رشید الحسن، خانقاہیں، حیدر آباد: اعجاز پریس، ص: ۳۶

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2(April-June, 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
June 28, 2025

آستانہ ہو یا گیلان کی دھرتی جہاں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ سے ہدایت کے انوار پھوٹے۔ یہ تمام ہستیاں وہ روشن چراغ ہیں جن کی ضیا سے خانقاہی روایت نے استحکام پایا۔ جب یہی روحانی سلسلہ برصغیر کی سرزمین تک پہنچا تو حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ، حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ، حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ جیسے درخشاں ستاروں نے اسے نئی تابانی عطا کی اور اسے عوام و خواص دونوں کے لیے روشنی کا مینار بنا دیا۔[3]

خانقاہ کھرپیڑ شریف کا مختصر تعارف:

خانقاہ کھرپیڑ شریف پاکستان کے صوبہ پنجاب، ضلع قصور کی تحصیل پتوکی میں واقع ہے۔ تحصیل پتوکی کے علاقے حبیب آباد (جس کا پرانا نام واں رادھا رام ہے) سے تقریباً 5 کلومیٹر کے فاصلے پر چونیاں روڈ پر یہ آستانہ موجود ہے۔ جو اپنی مذہبی اور روحانی اہمیت کی وجہ سے مشہور ہے۔ خانقاہ کھرپیڑ شریف کا قیام ایک ایسے دور میں عمل میں آیا جب معاشرہ دینی و اخلاقی زوال کا شکار تھا اور عوام کو روحانی راہنمائی کی شدید ضرورت تھی۔ اس خانقاہ کے مؤسسین نے اخلاص، تقویٰ اور علم کی بنیاد پر اس ادارے کی بنیاد رکھی، جس کا مقصد انسان کی ظاہری اور باطنی اصلاح تھا۔[4]

حضرت خواجہ پیر محمد عظیم رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت خواجہ پیر سائیں محمد عظیم رحمۃ اللہ علیہ، جناب نبی بخش کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے علاقے میں ہی حاصل کی۔ دینی تعلیم کے لیے آپ نے مختلف علاقوں کا سفر کیا اور مختلف علماء کی طرف رجوع کیا۔ آپ نے ضلع بہاولنگر، منچن آباد اور سہانپور (انڈیا) سمیت کئی علاقوں کا سفر کیا۔ ابتدا میں آپ کا تعلق اس مکتبہ فکر سے تھا جو تصوف کا انکار کرتا تھے، لیکن زمانہ طالب علمی میں آپ کو حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کا دیدار نصیب ہوا اور انہوں نے آپ کو کچھ وظائف عطا فرمائے، جس سے آپ کا رجحان تصوف کی طرف ہو گیا۔ بعد ازاں تصوف پر بحث و مباحثہ کے لیے آپ ضلع اوکاڑہ کے علاقے فتح پور شریف میں حضرت خواجہ شیر محمد گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تشریف لے گئے۔ طویل بحث کے بعد آپ مطمئن ہو گئے اور وہیں بیعت ہو کر خلافت حاصل کی۔ ۱۹۳۰ء میں آپ کو خلافت ملی اور ۱۹۳۱ء میں حضرت شیر محمد گیلانی کھرپیڑ شریف تشریف لائے اور اعلان فرمایا کہ "جو شیر محمد کو دیکھنا چاہے وہ مولوی عظیم کو دیکھ لے اور جو میرا مرید ہونا چاہے وہ ان کا مرید ہو جائے۔[5]

[3]۔ ڈاکٹر سید رشید الحسن، خانقاہیں، حیدر آباد: اعجاز پریس، ص: ۳۷

[4]۔ علامہ عبدالرحمن بروت، خانقاہی مدارس، لاہور: فرید بک سٹال، ص: ۲۲

[5]۔ سید شبیر احمد کاکاخیل، پیغام محبت، راولپنڈی: اللہ آباد پبلی کیشنز، ج: ۳، ص: ۴۵

آستانہ عالیہ کا طرہ امتیاز:

اس آستانہ عالیہ قادریہ عظیمیہ کا یہ طرہ امتیاز ہے کہ یہاں مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کی "مثنوی شریف" کا درس دیا جاتا ہے اور حضور غوث پاک کی مجالس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہاں بزرگان دین کی تعلیمات مریدین اور درویشوں کو دی جاتی ہیں۔

جامعۃ الحبیب کا قیام:

جامعہ کا باقاعدہ قیام ۱۷ شوال ۱۴۰۸ھ، مطابق ۱۵ جون ۱۹۸۷ء کو خواجہ عالم سائیں محمد اشرف المعروف لالہ پاک کے دستِ مبارک سے عمل میں آیا۔ اس عظیم دینی ادارے کی بنیاد مؤسسِ اعلیٰ خواجہ عالم محمد اشرف المعروف لالہ پاک نے رکھی، جبکہ یہ جامعہ دراصل خواجہ سائیں محمد عظیم قادری کی روحانی یادگار بھی ہے، جو سلسلۂ عالیہ قطبیہ قادریہ کے بانی شمار ہوتے ہیں۔ خانقاہ کھرپیڑ شریف سے وابستہ یہ علمی مرکز صاحبزادہ پیر سردار احمد عالم قادری، سجادہ نشین آستانۂ عالیہ قطبیہ قادریہ کی زیرِ سرپرستی علم وہدایت کی روشنی پھیلاتا رہا ہے۔ اس ادارے کو "جامعہ الحبیب" کا نام دیا گیا، اور روایت کے مطابق اس کا سربراہ خانقاہ کھرپیڑ شریف کے روحانی جانشین ہی کو مقرر کیا جاتا ہے۔ جامعہ الحبیب مسلکِ اہلِ سنت وجماعت، فقہِ حنفی اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی و اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہما کے فکری واعتقادی منہج پر کاربند ہے۔ یہ جامعہ جدید اور قدیم دینی علوم، معیاری حفظ و تجوید، اساتذہ کی تربیت اور علماء کی اصلاح جیسے اہم شعبہ جات میں نمایاں کردار ادا کر رہا ہے۔ اس کی متعدد شاخیں قائم ہیں اور یہاں سے وابستہ طلبہ مختلف میدانوں میں دینِ اسلام کی خدمت انجام دے رہے ہیں، جو اس ادارے کی علمی وروحانی قبولیت کی روشن علامت ہیں۔ شعبہ جات مندرجہ ذیل ہیں:

- درس نظامی
- شعبہ حفظ
- شعبہ تجوید وقرأت
- شعبہ عصری علوم
- شعبہ تبلیغ دین[6]

[6]۔ سید شبیر احمد کاکاخیل، پیغام محبت، راولپنڈی: اللہ آباد پبلی کیشنز، ج:۳، ص:۴۹

درس وتدریس:

۱۹۹۶ء میں والد کے وصال کے بعد پیر سردار احمد قادری رحمہ اللہ مرشد کے حکم پر آپ مسند نشین ہوئے۔ آپ انتہائی سادہ اور عاجزی وانکساری کے پیکر تھے۔ آپ ہفتے میں دو دن مثنوی شریف کا درس دیتے۔ جمعۃ المبارک کو نماز سے قبل فقہ اور مثنوی کا درس ہوتا، مہمانوں کو لنگر کھلایا جاتا اور پھر جمعہ کا خطبہ ہوتا۔ آپ مہمان نواز تھے اور علماء کا بہت احترام کرتے، یہاں تک کہ خود ان کی گاڑی کا دروازہ کھولتے۔

خانقاہ کھر یپڑ شریف کی بنیاد ایک روحانی مقصد کے تحت رکھی گئی تھی، تاکہ عوام میں دینی شعور، اخلاقی تربیت اور صوفیانہ اصولوں کی ترویج کی جا سکے۔ مؤسسین اور روحانی رہنما اس خانقاہ کے ابتدائی قیام اور تنظیم میں اہم کردار ادا کرتے رہے۔ ابتدائی دور میں خانقاہ نے دینی تعلیمات کی نشر واشاعت کے لیے مجالس اور دروس کا انعقاد کیا، اور معاشرت میں اصلاح کے لیے مختلف اقدامات کیے۔ اس خانقاہ کی تاریخی اہمیت اس کے طویل عرصے تک جاری رہنے والے روحانی اور تعلیمی مشن میں چھپی ہے۔ خانقاہ کھر یپڑ شریف کی دینی جدوجہد مختلف جہتوں پر مشتمل ہے۔[7]

روحانی تربیت:

روحانی تربیت انسان کے باطن کو سنوارنے اور اس کی فکری واخلاقی سمت کو درست کرنے کا ایک جامع عمل ہے، جس کے ذریعے انسان اپنے رب سے قرب، اپنے نفس کی اصلاح اور اپنی زندگی میں توازن پیدا کرتا ہے۔ اس تربیت میں مراقبہ کو ایک بنیادی حیثیت حاصل ہے، کیونکہ مراقبہ انسان کو ظاہری مشاغل سے ہٹا کر باطنی توجہ، قلبی یکسوئی اور شعوری بیداری کی طرف لے جاتا ہے۔ مراقبہ کے ذریعے انسان اپنے خیالات، احساسات اور اعمال کا محاسبہ کرتا ہے، جس کے نتیجے میں اس کے اندر صبر، اخلاص اور تقویٰ جیسی صفات پروان چڑھتی ہیں۔ یوں روحانی تربیت اور مراقبہ مل کر انسان کی شخصیت کو اس انداز سے تشکیل دیتے ہیں کہ وہ نہ صرف اپنے خالق کے حضور جواب دہی کا احساس رکھتا ہے بلکہ معاشرے میں بھی مثبت اور متوازن کردار ادا کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

تفسیرِ نعیمی میں ہے: ”مراقبہ کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ ربّ تعالیٰ کو رقیب (نگہبان) سمجھ کر اپنا حساب خود لیتا رہے، خواہ رَقَبہ یعنی گردن جھکا کر ہو یا سوتے وقت جب گردن بستر پر رکھے، خواہ ہر حال میں اپنی نگرانی کرنے کا نام مراقبہ ہے۔[8]

7۔ کاوش صدیقی، خانقاہ، قصور: خانقاہ کھر یپڑ شریف، ص: ۳۷

8۔ مفتی احمد یار خان نعیمی، تفسیر نعیمی، لاہور: پیر بھائی کمپنی، النساء تحت الایۃ: ۱، ج: ۴، ص: ۴۵۹

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2(April-June, 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
June 28, 2025

امام محمد بن محمد بن محمد غزالی فرماتے ہیں: مراقبہ کی حقیقت یہ ہے کہ نگرانی کرنے والے کالحاظ کیا جائے اور اپنی پوری توجہ کواسی کی طرف پھیر دیا جائے۔ جو شخص کسی کی وجہ سے کسی بات سے پرہیز کرتا ہے تو کہا جاتا کہ ''وہ فلاں بندے کالحاظ کرتا ہے۔''اور اس مراقبہ سے مراد دل کی وہ حالت ہے جو معرفت سے حاصل ہوتی ہو اور اس کے نتیجے میں اعضا و دل میں کچھ اعمال پیدا ہوتے ہیں اور یہ حالت ہو جاتی ہے کہ دل نگہبان کا خیال رکھتا ہے اس کے ساتھ مشغول رہتا اور اس کی طرف متوجہ رہ کر اسی کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اور اس حالت سے جو معرفت حاصل ہوتی ہے وہ اس بات کا علم حاصل ہونا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ دل کی پوشیدہ باتوں کو جاننے والا ہے۔ بندوں کے اعمال اس کے سامنے ہیں ہر جان جو کچھ کرتی ہے وہ اس سے واقف ہے،اس کے سامنے دلوں کے رازیوں کھلے ہیں جیسے مخلوق کے سامنے جسم کا ظاہر کھلا ہوتا ہے۔ بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ ظاہر ہے۔ اور جب شک زائل ہو جائے اور یہ معرفت یقین میں بدل جائے اور دل پر غالب ہو کر اسے دبا دے تو اسے نگہبان کا خیال رکھنے کی طرف لے جاتی ہے اور اس کی ہمت اور توجہ کو اسی طرف پھیر دیتی ہے اور جن نُفُوسِ قُدْسِیَہ کو اس معرفت کا یقین حاصل ہو جائے وہ مقربین ہیں۔[9]

رسالہ قشیریہ میں مراقبے سے متعلق بزرگانِ دین کے مختلف اقوال بیان کئے گئے ہیں چنانچہ، حضرتِ سَیِّدُنا ذُوالنون مصری رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں: مراقبے کی علامت یہ ہے کہ انسان ان چیزوں کو ترجیح دے جنہیں اللہ تعالیٰ نے ترجیح دی ہے اور ان چیزوں کی تعظیم کرے جنہیں اللہ تعالیٰ نے قابل تعظیم قرار دیا اور انہیں حقیر جانے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں حقیر ہوں۔ حضرت سیدنا نصرآبادی رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں: امید تجھے اطاعت کی ترغیب دیتی ہے اور خوف تجھے گناہوں سے دور رکھتا ہے اور مراقبہ تجھے حقائق کی راہ تک پہنچاتا ہے اسی طرح کھر یپڑ شریف میں عوام کو اخلاقی اور روحانی تربیت فراہم کی جاتی ہے تاکہ وہ اسلامی اقدار کے مطابق زندگی گزار سکیں۔

فقہ اور تصوف کی تعلیم :

جس طرح فقہ، اجتہاد اور قیاس کی بنیاد اور اصل ماخذ قرآن وسنت ہی ہیں اور انہی دونوں سرچشموں سے شرعی احکام اخذ کیے جاتے ہیں، اسی طرح تصوف، جسے اہلِ سلوک کی اصطلاح میں طریقت کہا جاتا ہے، کی اساس بھی کتاب وسنت پر قائم ہے۔ صوفیاء کرام نے روحانی تربیت، تزکیۂ نفس اور باطن کی اصلاح کے تمام مراحل قرآن وسنتِ رسول ﷺ کی روشنی میں طے کیے ہیں۔ اس لیے جس طرح فقہی استنباط کو شریعت کا عین تقاضا سمجھا جاتا ہے، اسی طرح تصوف کے منہج کو شریعت سے جدا یا اس کے خلاف تصور کرنا نہ نقلی دلائل کے اعتبار سے درست ہے اور نہ ہی عقلی لحاظ سے اس کی کوئی گنجائش بنتی ہے۔

[9]۔امام محمد بن محمد غزالی، احیاء العلوم، بیروت: دار صادر، ج:۵، ص:۱۳۰

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2(April-June, 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
June 28, 2025

مولانا مناظر احسن گیلانی نے شاہ اسماعیل کے حوالے سے لکھا ہے: "فقہاء کے پیدا کیے ہوئے قیاسی نتائج کو تو شرعی علوم میں شمار کرنا لیکن آئمہ صوفیاء نے شرعی نصوص ہی سے جن مسائل کا استنباط کیا ہے ان پر بدعت وغیرہ کے الفاظ کا اطلاق آخر کیسے درست ہو سکتا ہے؟" مزید لکھتے ہیں:

"فجمیعھا علوم شرعیۃ وائمتھا مویدون من الغیب ومقلدوھم متبعون للحق"[10]

چاہے فقہ ہو، تصوف ہو یا علمِ کلام، یہ تینوں دراصل علومِ شریعت ہی کے مختلف پہلو ہیں، اور ان میں خدمات انجام دینے والے تمام آئمہ دین کو اللہ تعالیٰ کی خصوصی نصرت اور تائید حاصل رہی ہے۔ ان حضرات نے ہر دور میں حق کی ترجمانی کی اور ان کے متبعین بھی اسی راستے پر قائم رہے۔ اسی تناظر میں جب علماء اور صوفیاء کے باہمی اختلافات کا ذکر آتا ہے تو مولانا موصوف اس جانب توجہ دلاتے ہیں کہ یہ اختلافات اصولِ دین میں نہیں بلکہ فہم اور اسلوب کے دائرے میں ہیں:

"وانکار اھل فن علی اھل فن اخر ینشا عن الغفلۃ بمقاصد ھم ومبادیھم وطریق قیاسھم فینسبون تارۃ مسائلھم التی فرعوھا الی البدعۃ"[11]

مذکورہ دینی علوم، جن میں تصوف بھی شامل ہے، اگر کسی کے ماہرین دوسرے علوم کے ماہرین کے نظریات یا طریقہ کار کو رد کرتے ہیں تو یہ معمولاً غفلت یا لاعلمی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یعنی ہر شعبہ کے ماہرین اکثر دوسرے علوم کے بنیادی اصولوں اور مقاصد سے مکمل طور پر واقف نہیں ہوتے، اور یہی ناواقفیت اختلافات اور انکار کی اصل وجہ بن جاتی ہے۔ خانقاہ کھرپیڑ شریف میں بھی اسلامی فقہ اور تصوف کے اصولوں کی تعلیم کے لیے تربیتی کورسز اور مجالس کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ خانقاہ کھرپیڑ شریف نہ صرف روحانی اور دینی تربیت پر توجہ دیتی ہے بلکہ سماجی اصلاح اور فلاحی خدمات میں بھی فعال کردار ادا کرتی ہے:

- عوامی اصلاح اور اخلاقی اقدار کی ترویج
- تعلیم، غربت اور فلاح کے منصوبے
- معاشرتی ہم آہنگی اور کمیونٹی کی تعمیر
- علاقائی اور قومی سطح پر سماجی اثرات

خانقاہ کے مؤسسین اور روحانی رہنما خانقاہ کی دینی اور سماجی خدمات میں رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ شاگرد اور پیروکار روحانی تربیت حاصل کرتے ہیں اور علاقے میں مثبت اثرات مرتب کرتے ہیں۔ خانقاہ میں انتظامی اور تعلیمی ڈھانچہ مضبوط ہے، جس سے دینی اور سماجی مشن کے اہداف حاصل کیے جاتے ہیں۔[12]

[10]۔ مولانا مناظر احسن گیلانی، مقالہ تصوف اور اس کے دو طریقے، مقالات احسانی، ص: ۲۹

[11]۔ مولانا مناظر احسن گیلانی، مقالہ تصوف اور اس کے دو طریقے، مقالات احسانی، ص: ۳۰

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2(April-June, 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
June 28, 2025

دینی، سماجی اور تعلیمی پہلوؤں کا مجموعی جائزہ:

باضابطہ تعلیم کی ابتدا کو اگر گہری نظر سے دیکھا جائے تو یہ پتہ چلتا ہے کہ تعلیم کی باضابطہ شکل کا آغاز عبادت گاہوں، مسجدوں اور مذہبی حلقوں سے ہوا ہے۔ یہ وہ وقت ہوتا تھا کہ جب لکھنے پڑھنے کے رواج کے ہونے نہ ہونے سے قطع نظر عبادت کے نگرانوں، دینی و اخلاقی کام کے کوشاں اور دعوت و اصلاح کے حاملین اپنے اپنے معاشروں میں دینی اور اصلاحی معلومات و تعلیمات پیش کرتے اور اپنے اپنے معاشروں کو ان امور سے واقف کراتے تھے۔ ان کی مجلسوں کو، خواہ مدرسہ کی چٹائی، اسکول کی تپائی یا نصاب و نظام تعلیم کا انتظام نہ ملا ہو، لیکن بندھے ٹکے نظام کے تحت مذکور بالا مقاصد کے سلسلے میں جو نتائج برآمد ہو سکتے تھے اس سے بہتر یا اس کے مساوی ضرور حاصل ہوتے رہے۔ پھر اسی تربیت و وعظ کے کام نے تربیت و تعلیم کی شکل اختیار کی، تعلیم کے گرد تعلیمی حلقے بننے لگے اور کتابوں کی مدد سے معلمین باضابطہ طریقہ سے اس کام کو انجام دینے اور اس کی بتدریج بہتر سے بہتر صورتیں اختیار کرتے چلے گئے۔ مسلمانوں کے یہاں اس کی ابتدا "صفہ نبوی" سے ہوئی، پھر دینی تعلیم کے مرکزوں سے اس کی توسیع و ترقی ہوئی۔[13]

خانقاہ کھرپیڑ شریف کی دینی جدوجہد:

خانقاہ کھرپیڑ شریف ضلع قصور میں روحانیت کا ایک عظیم مرکز ہے۔ اس تحقیقی مطالعے میں سب سے پہلے اس علاقے کی جغرافیائی اہمیت کو اجاگر کیا جائے گا کہ کس طرح ایک دور دراز مقام، جہاں دنیاوی آسائشیں کم تھیں، اللہ والوں کی آمد سے "مرجع خلائق" بن گیا۔ اس خانقاہ کی بنیاد کن حالات میں رکھی گئی اور اس وقت خطے کے مذہبی و سماجی حالات کیا تھے، ان کا تجزیہ اس بات کو سمجھنے میں مدد دے گا کہ اس روحانی مرکز نے کس طرح جہالت کے اندھیروں میں علم اور معرفت کا چراغ روشن کیا۔[14]

کسی بھی تحریک یا ادارے کی کامیابی اس کے قائدین کے اخلاص اور محنت پر منحصر ہوتی ہے۔ کھرپیڑ شریف کی دینی جدوجہد میں اس کے بانیان اور ان کے جانشینوں کا کردار مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ ان بزرگ ہستیوں نے اپنی زندگیوں کو قرآن و سنت کے سانچے میں ڈھال کر لوگوں کے سامنے ایک عملی نمونہ پیش کیا۔ تحقیق کے اس حصے میں ان مشائخ کے علمی تبحر، عبادت و ریاضت اور ان کے وہ اصول بیان کیے جائیں گے جن کی بدولت انہوں نے لاکھوں

12۔ سید شبیر احمد کاکاخیل، پیغام محبت، راولپنڈی: اللہ آباد پبلی کیشنز، ج: ۳، ص: ۵۵
13۔ علامہ عبدالرحمن بروت، خانقاہی مدارس، لاہور: فرید بک سٹال، ص: ۲۹
14۔ ڈاکٹر سید رشید الحسن، خانقاہیں، حیدر آباد: اعجاز پریس، ص: ۴۰

ISSN: (2311-6552)
Published:
June 28, 2025

انسانوں کے دلوں میں عشقِ رسول ﷺ کی شمع فروزاں کی اور انہیں شریعت کا پابند بنایا۔ خانقاہ کھریپڑ شریف محض ایک زیارت گاہ نہیں بلکہ علومِ نبوی ﷺ کی اشاعت کا ایک قلعہ ہے۔ اس خانقاہ نے جہالت اور بدعات کے خاتمے کے لیے دینی تعلیم کو اپنی ترجیحات میں شامل رکھا۔ یہاں قائم کردہ تعلیمی اداروں اور مدارس نے خطے میں علماء اور حفاظ کی ایک بڑی کھیپ تیار کی ہے۔ اس ضمن میں یہ جائزہ لیا جائے گا کہ خانقاہ کے زیرِ انتظام چلنے والے تعلیمی نظام نے کس طرح روایتی دینی علوم کو محفوظ کیا اور نئی نسل کو عقائدِ حقہ سے روشناس کرانے میں کیسا کلیدی کردار ادا کیا۔[15]

غیر اسلامی رسومات کے خلاف جہاد:

دینی جدوجہد کا ایک اہم پہلو معاشرتی اصلاح ہے۔ کھریپڑ شریف کے پلیٹ فارم سے ہمیشہ معاشرے میں رچی بسی غیر اسلامی رسومات، فضول خرچی اور جہیز جیسی لعنتوں کے خلاف آواز بلند کی گئی۔ خاص طور پر نوجوان نسل کو منشیات اور بے راہ روی سے بچانے کے لیے خانقاہ کا روحانی ماحول ایک "بحالی مرکز" کا کام کرتا ہے۔ یہ تحقیق اس بات کا احاطہ کرے گی کہ کس طرح مشائخ کے وعظ و نصیحت اور روحانی توجہ نے بگڑے ہوئے افراد کی کایا پلٹ دی اور انہیں معاشرے کا کارآمد شہری بنایا۔[16]

باطنی صفائی کا نظام:

خانقاہ کھریپڑ شریف پاکستان کے صوبہ پنجاب میں واقع ایک اہم روحانی مرکز ہے، جو تصوف، تعلیم و تربیت اور اصلاحی تحریکات کے فروغ کے لیے مشہور ہے۔ یہ جگہ اپنی روحانی برکات اور سلسلے کے فیضان کی وجہ سے معروف ہے، جہاں لوگ روحانی فیض حاصل کرنے اور تزکیہ نفس کے لیے آتے ہیں، اس کا تعلق خاص سلسلہ نقشبندیہ کے فیض سے ہے، اور اس کی بنیاد ولی اللہ سلسلے کے بزرگوں نے رکھی۔ دین کی اصل روح انسان کا اپنے رب کے ساتھ تعلق ہے، جسے صوفیاء کی اصطلاح میں "تزکیہ نفس" کہا جاتا ہے۔ خانقاہ کھریپڑ شریف کی جدوجہد کا بنیادی محور یہی رہا ہے کہ انسانوں کے دلوں سے دنیا کی محبت نکال کر اللہ کی محبت پیدا کی جائے۔ یہاں کے معمولات، ذکر کی محافل اور مراقبے کا نظام، آنے والے زائرین کی روحانی تربیت کرتا ہے۔ یہ خانقاہ مادیت پرستی کے اس دور میں قلبی سکون اور روحانی پاکیزگی کا ذریعہ بن رہی ہے۔[17]

[15]۔ ایضاً
[16]۔ مولانا مناظر احسن گیلانی، مقالہ تصوف اور اس کے دو طریقے، مقالات احسانی، ص: ۳۵
[17]۔ مولانا مناظر احسن گیلانی، مقالہ تصوف اور اس کے دو طریقے، مقالات احسانی، ص: ۳۷

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2(April-June, 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
June 28, 2025

تحفظ عقیدہ ختم نبوت اور فتنوں کا رد:

مسلمانوں کا بنیادی اور غیر متنازع عقیدہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں، اور آپ ﷺ کے زمانے میں یا آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ حضور ﷺ کی حیثیت آخری نبی ہونے کی صریح دلیل قرآن و حدیث سے ثابت ہے، اور اس پر تمام صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، سلف صالحین اور اہل علم وفضیلت کا متفقہ اجماع موجود ہے۔ اگر کوئی شخص حضور ﷺ کو آخری نبی تسلیم نہ کرے، یا اس بات میں شک کرے، یا بہانے تراش کر یہ دعویٰ کرے کہ آپ ﷺ کے بعد بھی کوئی نبی آیا، تو ایسے شخص کا ایمان ساقط ہو جاتا ہے اور وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہو کر کافر اور مرتد شمار کیا جاتا ہے۔

جب بھی دینِ اسلام کی بنیادی اقدار یا ناموسِ رسالت ﷺ پر حملہ ہوا، خانقاہ کھر یپڑ شریف نے ہراول دستے کا کردار ادا کیا۔ چاہے تحریکِ ختم نبوت ہو یا ناموسِ صحابہ و اہل بیت کا دفاع، یہاں کے مشائخ نے ہمیشہ جرات مندانہ موقف اختیار کیا۔ جہاں خانقاہ نے کسی بھی دباؤ کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے باطل فتنوں کا علمی اور عملی سطح پر تعاقب کیا اور عوام کے ایمان کا تحفظ یقینی بنایا۔[18]

جدید طریقہ تبلیغ:

دورِ حاضر میں تبلیغِ دین کے تقاضے بدل چکے ہیں اور خانقاہ کھر یپڑ شریف نے ان تبدیلیوں کو مثبت انداز میں قبول کیا ہے۔ روایتی خانقاہی نظام کے ساتھ ساتھ جدید ذرائع ابلاغ، پبلشنگ اور سوشل ویلفیئر کے جدید ٹولز کو بروئے کار لایا جا رہا ہے۔[19]

حاصلِ کلام:

- خانقاہ کھر یپڑ شریف نے صدیوں سے دینی، روحانی اور سماجی خدمات انجام دی ہیں۔
- یہ خانقاہ صرف عبادت کا مرکز نہیں بلکہ اسلامی تعلیمات کی عملی تشریح اور معاشرتی اصلاح کا ادارہ بھی ہے۔
- دینی جدوجہد میں درج ذیل پہلو نمایاں ہیں: روحانی تربیت اور اخلاقی اصلاح، صوفیانہ تعلیمات اور اسلامی اقدار کی ترویج، فقہ و تصوف کی تعلیم، عوامی شعور اور دینی آگاہی کی بیداری، سماجی اصلاح اور فلاحی خدمات۔
- مؤسسین اور پیروکاروں کی انتھک محنت نے علاقائی اور قومی سطح پر مثبت اثرات مرتب کیے۔

[18]۔ کاوش صدیقی، خانقاہ، قصور: خانقاہ کھر یپڑ شریف، ص: ۴۱

[19]۔ کاوش صدیقی، خانقاہ، قصور: خانقاہ کھر یپڑ شریف، ص: ۴۲

Research Journal MA'ARIF-E AULIYA
Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2(April-June, 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
June 28, 2025

- خانقاہ کھرپیڑ شریف ایک جامع ماڈل کے طور پر سامنے آئی جس میں صوفیانہ تعلیمات اور عملی معاشرتی خدمات ہم آہنگ ہیں۔
- اسلامی صوفی مراکز جدید معاشرت میں بھی اپنی روحانی، تعلیمی اور سماجی اہمیت برقرار رکھ سکتے ہیں، بشرطیکہ وہ روایتی اقدار کو عوام کی ضروریات کے مطابق ڈھالیں۔

سفارشات:

مندرجہ بالا امکانات کی روشنی میں چند اہم سفارشات پیش کی جاسکتی ہیں۔

- خانقاہ کھرپیڑ شریف کو اپنی دینی اور صوفیانہ تعلیمات کو مزید مستحکم کرنے کے لیے جدید تعلیمی اور سماجی پروگرام ترتیب دینے چاہئیں۔
- روحانی تربیت کے ساتھ عوامی آگاہی کے پروگرامز، لیکچرز اور ورکشاپس کو باقاعدگی سے منعقد کیا جائے۔
- فقہ و تصوف کی تعلیم کو نوجوان نسل تک پہنچانے کے لیے تربیتی کورسز اور آن لائن پلیٹ فارمز کا استعمال کیا جائے۔
- سماجی خدمات اور فلاحی منصوبوں کو بڑھایا جائے تاکہ خانقاہ کا اثر معاشرتی سطح پر بھی نمایاں رہے۔
- علاقائی اور قومی سطح پر خانقاہ کی سرگرمیوں کو دستاویزی شکل دی جائے تاکہ تاریخی اور تحقیقی مقاصد کے لیے مواد دستیاب ہو۔
- مؤسسین اور پیروکاروں کے تجربات اور عملی اقدامات کو شائع کر کے دیگر خانقاہوں اور تعلیمی اداروں کے لیے ایک ماڈل فراہم کیا جائے۔
- جدید دور کے چیلنجز، جیسے نوجوانوں میں دینی شعور کی کمی اور سوشل میڈیا کے اثرات، کو مدنظر رکھتے ہوئے حکمت عملی تیار کی جائے۔
- خانقاہ کی سرگرمیوں میں معاشرتی ہم آہنگی اور بین المذاہب مکالمے کو فروغ دینے کی کوشش کی جائے۔

مصادر و مراجع

- ڈاکٹر سید رشید الحسن، خانقاہیں، حیدرآباد: اعجاز پریس، لاہور
- علامہ عبدالرحمن بروت، خانقاہی مدارس، لاہور: فرید بک سٹال، اُردو بازار لاہور
- سید شبیر احمد کاکاخیل، پیغام محبت، اللہ آباد پبلی کیشنز، راولپنڈی، پاکستان
- کاوش صدیقی، خانقاہ، قصور: خانقاہ کھرپیڑ شریف، لاہور
- مفتی احمد یار خان نعیمی، تفسیر نعیمی، لاہور: پیر بھائی کمپنی، اُردو بازار لاہور
- امام محمد بن محمد غزالی، احیاء العلوم، مکتبہ علمیہ، بیروت
- مولانا مناظر احسن گیلانی، مقالہ تصوف اور اس کے دو طریقے، مقالات احسانی، لاہور
- علامہ عبدالرحمن بروت، خانقاہی مدارس، فرید بک سٹال، اُردو بازار لاہور
- ڈاکٹر سید رشید الحسن، خانقاہیں، اعجز پریس، حیدرآباد، کراچی